پیغمبرِ اسلام ﷺ سے متعلق مغربی رویہ: قرونِ وسطیٰ کا مطالعہ

(Western attitudes toward the Prophet of Islam: A study of the Middle Ages)

* Dr. Muhammad Shahbaz Manj

**Dr. Saima Munir

***Muhammad Usman Khalid

Abstract

The present paper intends to explore the history and nature of Western ideas regarding the personality and character of the Prophet in the Middle Ages. It leads to the conclusion that, with a few exceptions, the attitude of the Romans towards Islam and Prophet of Islam has been aggressive and hostile, and the contribution of Roman thought and civilization in the foundations of Europe needs no explanation. Thus, the West inherited the enmity and opposition of the Prophet of Islam. It is clear from the research of Muslim scholars as well as many non-Muslim Western scholars that Western ideas about the Prophet at the time referred were based on prejudice and opposition. Every evil that one could imagine was attributed to the Prophet. Watt has rightly said that: "of all the world's great men none has been so much maligned as Muhammad."

Key Words*:* Muhammad, Western theories, Middle Ages

*Assistant Professor of Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha

**PhD Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha

***PhD Scholar Islamic Studies, UET, Lahore

آں جناب ﷺ کی شخصیت و سیرت سے متعلق مغربی افکار و نظریات کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے، جتنی اسلام کی تاریخ۔ قرونِ وسطیٰ میں، جو مغربی تاریخ کے اعتبار سے پانچویں صدی سے لے کر چودھویں یا پندرھویں صدی تک پھیلا ہوا زمانہ ہے، حضور ﷺ کی ذات گرامی اور آپ کی سیرت کے حوالے سے مغرب میں مختلف طرح کے افکار و نظریات ملتے ہیں۔ ان سطور میں یہ جاننا مقصود ہے کہ زیرِ نظر زمانے میں آں حضور ﷺ کی شخصیت و سیرت سے متعلق مغربی نظریات کی تاریخ کیا ہے اور یہ کس نوعیت کے رہے تھے؟

یوحنا دمشقی اور تحریری مناظرات

قرونِ وسطیٰ میں آں جناب ﷺ کی سیرت و شخصیت سے متعلق مغربی نظریات کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں اس سلسلے میں آپ ﷺ کے خلاف تحریری مناظرات شروع کیے گئے۔ تحریری مناظرات کی اس منفیانہ تحریک کا آغاز جان آف دمشق یا یوحنا یوحنا دمشقی (John of Damascus،676ء-749ء)[1] سے ہوتا ہے۔ یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت حیات و سوانح مبارکہ پر حملہ شروع کیا۔ جان اور اس کے پیروؤں نے آں حضور ﷺ کی نبوت کا انکار کرتے ہوئے آپ ﷺ کو دیو مالائی قصوں کا ہیرو ظاہر کیا۔ آپ ﷺ کے بارے میں انتہائی مضحکہ خیز افسانے گھڑے گئے۔ آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ) بے دین اور نبی کاذب قرار دیا گیا۔ یہ الزام لگایا گیا کہ آپ ﷺ نے ایک پادری کی معیت میں بائبل کو مسخ کرکے اسلام نام کا ایک نیا مذہب ایجاد کیا۔ اسلام میں محمد (ﷺ) کو ایک معبود کی حیثیت حاصل ہے۔ جان ہی وہ پہلا مشرقی مسیحی مشنری تھا، جس نے ذات مصطفیٰ ﷺ پر جنسی اتہامات کا طومار کھڑا کیا، جو بعد میں مغربی محققین کی تحقیق کا دلچسپ موضوع بن گیا۔ اس نے زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ کے واقعے کو ایک افسانہ بنا کر پیش کیا۔ اس کے وضع کردہ افسانے یورپ میں کلاسیکی موضوعات بن گئے۔ ساتھ ہی جان نے تعددِ ازواج، طلاق اور اس قسم کے دیگر مسائل کو اچھالا، جو اس کی کتاب "De Haeresibus" کے آخری باب کے اہم موضوعات ہیں۔[2]

جان کے پیرو اور اپالوجی آف الکندی

جان کے پیروؤں نے اس کی دی ہوئی بنیادوں پر اسلام اور پیغمبرِ اسلام سے دشمنی و نفرت پر مبنی لٹریچر کا انبار لگا دیا۔ اس لٹریچر سے مغربی اسکالرز قرونِ وسطیٰ سے لے کر عصرِ حاضر تک استفادہ کرتے آرہے ہیں۔ اسی ادب میں ایک مشہور رسالہ، جو یورپ میں قرونِ وسطیٰ کی اسکالرشپ کو غذا فراہم کرتا رہا، عبدالمسیح بن اسحاق الکندی کی طرف منسوب ہے۔ ولیم میور

---

[1] شامی راہب اور مسیحی مذہبی رہنما۔ کیتھولک چرچ میں اسے ڈاکٹر آف دی چرچ سمجھا جاتا ہے۔

[2] پروفیسر سید حبیب الحق ندوی، "اسلام اور مستشرقین۔" معارف، اعظم گڑھ، مئی (1982ء): 332-333۔

cf. Gustave E. von Grunebaum, *Medieval Islam: A Study in Cultural Orientation* (London: The University of Chicago press, 1953)

William Muir، 1819ء-1905ء)[3] نے اس رسالے کا تلخیصی ترجمہ The Apology of al- Kindi کے نام سے 1887ء میں لندن سے شائع کیا۔[4] یہ رسالہ مستشرقین کی خصوصی دلچسپی کی چیز رہا۔ اس کے مرکزی مضامین میں آں حضور ﷺ کی نبوت کا انکار، قرآن کا مذاق، سیرتِ محمدی ﷺ کو جنس اور جنگ سے ملوث کرنا اور دیگر خرافات شامل تھے۔[5]

تھیوفینز کی کرونیکل اور شاہ بیسل کی فرمائشی کتاب

آٹھویں صدی کے اواخر اور نویں صدی کے اوائل میں تھیوفینز (Theophanes the Confessor، 758ء-817ء)[6] نے کرونیکل (Chronicle)[7] لکھی۔ یہ دراصل قرونِ وسطیٰ میں شائع شدہ خرافات تھے۔ اس میں مولف نے اسلام کو یہودی یا مسیحی الاصل ثابت کرنے کی غرض سے، آں حضور ﷺ کو تعلیم یافتہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ نویں صدی عیسوی میں شاہ بیسل (Basil I، 811ء-886ء)[8] کی فرمائش اور حکم پر ایک بیزنطینی مولف نے آں حضرت ﷺ کی تردید کو موضوع بنا کر آپ ﷺ کے خلاف ایک کتاب تحریر کی، جس میں آپ کو (العیاذ باللہ) نبیِ کاذب اور قرآن کو خرافاتی داستانوں کا مجموعہ قرار دیا گیا۔

سینٹ یولوجیئس اور ونسنٹ ڈی بیاویس کی نفرت آمیز تحریریں

---

[3] سکاٹش مستشرق۔ گلاسگو اور ایڈنبرا یونی ورسٹیز میں تعلیم حاصل کی۔ بنگال سول سروس میں آفیسر اور جنوب مغربی صوبے کے گورنر کے سیکرٹری رہے۔ 1857ء کی بغاوت کے دوران انٹیلیجنس ڈیپارٹمنٹ میں خدمات انجام دیں۔ انڈیا میں سیکرٹری خارجہ تعینات ہوئے۔ اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ سے متعلق مختلف تحریریں پیش کیں۔ آں حضور ﷺ کی سوانح سے متعلق چار جلدوں میں Life of Mahomet نمایاں تصنیف ہے، جو مسلمانوں میں آپ ﷺ سے متعلق متعصبانہ خیالات وافکار کے حوالے سے معروف ہے جب کہ مغربی اہلِ قلم کے یہاں سیرتِ محمدی ﷺ پر ایک اہم تحقیق اور ماخذِ تحقیق ہے۔

[4] 1887ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا، راقم کے سامنے اس کا پہلا ایڈیشن ہے، جو 1882ء میں شائع ہوا تھا۔ اس رسالے کی ثقاہت پر بہت بحث ہے۔ ولیم میور نے البتہ اس کی ثقاہت کو موکد کیا ہے کہ اس کا حوالہ ابوریحان البیرونی (973ء-1048ء) کے یہاں بھی ملتا ہے۔ ولیم میور نے اس کی ثقاہت کے ساتھ ساتھ زمانے کا تعین بھی کیا ہے۔ ان کے نزدیک یہ المامون (786ء-833ء) کے عہد میں اس کے کورٹ میں لکھا گیا۔ رسالے کے عنوان "Apology of al-Kindī" کے نیچے لکھا ہے: Written at the Court of Al Māmūn۔ یہ دراصل ایک مسلم اور مسیحی کے درمیان مکالمہ ہے۔ اسے مسیحی عقیدے کے دفاع میں اور اسلام کے خلاف استعمال کرنے کے مقصد سے شائع کیا گیا۔ اس کے عنوان اور مذکورہ جملے کے نیچے ہی یہ عبارت بھی لکھی ہے: In defense of Christianity against Islam۔

[5] حبیب الحق ندوی، "اسلام اور مستشرقین۔"، 333، 334۔

[6] بازنطینی اشرافیہ کا ممبر، مسیحی راہب اور کرونیکل نویس۔

[7] واقعات و حوادث کا تاریخ وار بیان۔

[8] بازنطینی شہنشاہ۔ عرصہ اقتدار 867ء-886ء ہے۔

قرطبہ کے سینٹ یولوجئس (Saint Eulogius، 819ء-859ء)[9] نے -جو ایک عرصے تک مسلم علما کے ساتھ رہا اور مسلم کلچر کا مطالعہ کرتا رہا- اپنی تالیف Liber Apologeticus Martyrum کی بنیاد لاطینی مسودات و مخطوطات پر رکھی اور حضور ﷺ کے خلاف شدید نفرت کا مظاہرہ کیا۔ اس نوع کا لٹریچر وجود میں آتا رہا اور نفرت و حسد کی آگ بھڑکتی رہی۔ ونسنٹ ڈی بیاویس(Vincent de Beauvais، 1190ء- 1264ء) [10] نے ایسی تمام داستانوں کو اپنی تالیف Speculum Historiale[11] میں جمع کر دیا اور نہایت دریدہ دہنی سے کام لیتے ہوئے آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ) کافر اور کم تر ثابت کرنے کی کوشش کی۔[12]

دشمنِ اعظم، تاریکی کے شہزادے اور دغے بازی وغیرہ کے افسانے

نویں صدی عیسوی میں اور مابعد کے زمانے میں بھی آپ ﷺ کے خلاف نفرت انگیز افکار و نظریات کا اظہار کیا گیا اور آپ ﷺ کی انتہائی افسانوی تصویر کشی کی گئی۔ فلپ کے ہٹی(Philip Khuri Hitti، 1886ء-1978ء) [13] کے مطابق اس دور میں آپ (ﷺ) کی تصویر کشی ایک دغا باز اور جھوٹے مدعیِ نبوت کے طور پر کی گئی۔ اس تصویر میں بعد ازاں جنس پرستی، بد چلنی، خون آشامی اور قزاقی کے رنگ بھرنے کی کوشش کی گئی۔ مذہبی حلقوں میں آپ (ﷺ) کو دشمنِ مسیح کے طور پر پیش کیا گیا۔ آپ کی نعش کے زمین و آسمان کے درمیان معلق ہونے کا افسانہ تراش کر

---

[9] قرطبہ کا مسیحی رہنما، 850ء-859ء کے درمیان اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی توہین اور ارتداد کی بنا پر سپین کی مسلم حکومت کی طرف سے سزائے موت پانے والے 48 مسیحیوں میں شامل ہے۔ عالم عیسائیت میں ان مسیحیوں کو شہدائے قرطبہ (Martyrs of Cordoba) کے عنوان سے یاد کیا جاتا ہے۔

[10] ڈومینیکن (Dominican، سپینی سینٹ ڈومینک ڈی گزمین –Dominic de Guzman، 1170ء-1221ء- کا پیرو) فرانسیسی پادری اور انسائیکلوپیڈسٹ۔ اس نے Speculum Maius کے عنوان سے قرونِ وسطیٰ کے تمام علوم و معلومات کا خلاصہ یا انسائیکلوپیڈیا پیش کرنے کی کوشش کی، جو درجنوں کتابوں اور ہزاروں ابواب پر مشتمل ہے۔

[11] یہ Speculum Maius کا ایک حصہ ہے۔ دوسرے دو حصے Speculum Naturale اور Speculum Doctrinale ہیں۔ Speculum Historiale مولف کے زمانے تک کی تاریخِ عالم کا بیان ہے۔ اس حصے کی کئی کتابیں اسلام اور محمد ﷺ سے بحث کرتی ہیں۔

[12] حبیب الحق ندوی، "اسلام اور مستشرقین۔"، 335، 336۔

[13] مشہور کتاب تاریخِ عرب (History of the Arabs) کے مصنف لبنانی امریکی سکالر۔ عرب، مشرقِ وسطیٰ اور سامی زبانوں کے ماہر کی حیثیت سے معروف ہیں۔ امریکا میں عربی اور اسلامی مطالعات کے بانی خیال کیے جاتے ہیں۔ لبنان میں سوق الغرب کے مشن سکول میں تعلیم حاصل کی۔ کولمبیا یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی اور یہیں سامی زبانوں کے استاد رہے۔ پرنسٹن اور ہارورڈ یونی ورسٹیز میں بھی تدریسی خدمات انجام دیں۔

خوب مشہور کیا گیا۔ یہاں تک کہ ایک اطالوی نو مسلم جب 1503ء میں مدینہ گیا تو وہ حضور (ﷺ) کی نعش کو مذکورہ مقام پر نہ پا کر حیرت زدہ رہ گیا تھا۔[14] واٹ کے مطابق عالمِ عیسائیت میں صلیبی جنگوں سے بھی پہلے حضور (ﷺ) کو دشمنِ اعظم (Great enemy) اور تاریکی کے شہزادے (The Prince of Darkness) کی شکل میں پیش کیا جاتا تھا۔[15] آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ) ماہوئن (Mahoin)، ماہوئنڈ (Mahoind)، ماہومٹ (Mahomet) وغیرہ ناموں کے ساتھ بہت بڑے بت سے تعبیر کیا گیا اور مسلمانوں کو اس بت کے پرستار قرار دیا گیا۔ کہا گیا کہ سراسن ماہومٹ کو اس کا خود تراشیدہ اور ناقابلِ تسخیر قوتوں کا مالک بت خیال کرتے ہیں:

> The Saracens had a tradition that the idol Mahomet, which they worshipped, was made by himself in his lifetime; and that by the help of a legion of devils it was by magic art endued with such irresistible strength, that it could not be broken. 1f any Christian approached it he was exposed to great danger; but when the Saracens came to appease Mahomet, and make their supplications to him, they returned in safety. The birds that chanced to light upon it were immediately struck dead.[16]

فلپ کے ہٹی لکھتا ہے کہ اہل مغرب نے Mahumet کو، جو لفظ محمد کی ان بگڑی ہوئی چالیس شکلوں میں سے ایک ہے، جن کا ذکر آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں کیا گیا ہے، بت بنا کر پیش کیا۔ یہ لفظ پتلی اور گڑیا کا ہم معنی بن گیا۔ شیکسپیئر (William Shakespeare،1564ء–1616ء)[17] نے[18] "Romeo and Juliet" میں اس لفظ کو اسی

---

[14] Philip K. Hitti, *Islam a way of life* (London: Oxford University Press, 1971), 22-23.

[15]W. Montgomery Watt, *Muhammad: Prophet and Statesman*(London: Oxford University Press, 1961), 231.

[16] ArchbishopTurpin, *History of Charles the Great and Orlando,* trans.Thomas Rodd (London: Old Broad Street, 1812),1:6-7.

[17]مشہور انگریز شاعر، ڈرامہ نگار اور اداکار۔ اسے انگلستان کا قومی شاعر اور انگریزی زبان کا سب سے بڑا ادیب قرار دیا جاتا ہے۔ دنیا کے ممتاز ترین ڈرامہ نگاروں میں شمار ہوتا ہے، اس کے ڈرامے دنیا کی ہر بڑی زبان میں ترجمہ ہو کر دادِ تحسین پا چکے ہیں۔ شیکسپیئر کے ڈرامے المیہ بھی ہیں، تاریخی بھی اور مزاحیہ بھی۔ پہلی قسم کے ڈراموں میں Romeo and Juliet, Timon of Athens, Julius

مفہوم میں استعمال کیا۔اس کے مطابق محمد (ﷺ) کے نام کی ایک اور بگڑی ہوئی شکل Mahoun کو قرونِ وسطیٰ کے ایک گشتی ڈرامے میں ایک ایسی چیز کے طور پر پیش کیا گیا، جس کی عبادت کی جاتی تھی۔[19] یہی وجہ ہے کہ ان کی تاریخوں میں ایسے گیت نقل ہوئے ہیں جن میں مسلمانوں کو ماہومٹ کو خدا قرار دیتے،اس کے حضور نذرانے پیش کرتے اور اس سے دشمن پر فتحیاب ہونے کی دعائیں مانگتے دکھایا گیا ہے۔ایک جنگ کے موقعے پر فلسطینی مسلمان عورتیں کو حسبِ رسم گھروں کی چھتوں پر چڑھے یوں مناجات میں مشغول ظاہر کرتا ہے:

> Praise be to Mahomet our god! Sound the glad timbrels and offer him victims, that our terrible enemies may be overcome and perish. See how they swell and strut with barbaric pride, attacking without mercy the nations of the east, and eagerly pillaging the rich produce of our land.[20]

اہل مغرب کے ہاں ماہوئنڈ کا بت صرف مسلمانوں کی عبادت تک محدود نہ رہا بلکہ بتوں کی قدیم تاریخ کا بھی نمایاں حصہ بن گیا۔انبیاکے دشمن اور مخالفین بھی اسی بت کے پجاری بتائے جانے لگے۔فرعونی ماہومیٹی قرار دیے گئے۔فرعون ڈوبتے وقت غرقابی سے نجات کی غرض سے اپنی سپاہ کو ماہومڈ سے رجوع کی تلقین کرتا دکھایا گیا ہے۔[21]

آپ ﷺ پر وحی کی توجیہ سے متعلق افسانے

Caesar, Macbeth, Hamlet، دوسری قسم میں King John, Richard ii, Richard iii, , Henry v اور Henry iv تیسری قسم میں All's well that Ends Well, The comedy of Errors, The Gentlmen of Verona, The Winter's tale وغیرہ بہت سے ڈرامے شامل ہیں؛اس کے دستیاب ڈراموں کی تعداد 38 بتائی جاتی ہے۔اس کی نظمیں، گیت اور اشعار بھی بہت سے ہیں، دستیاب گیتوں کی تعداد 154 شمار کی گئی ہے؛ دو مشہور اور طویل بیانیہ نظمیں Venus and Adonis اور The Rape of Lucrece ہیں۔

[18] شیکسپیئر کا یہ معروف رومانوی المیہ ڈرامہ ایک اطالوی کہانی پر مبنی ہے۔

[19]Hitti,*Islam a way of life,* 22-23.

[20]Ordericus Vitalis, *The Ecclesiastical History of England and Normandy,* trans. Thomas Forester (London: Henry G .Bohn, ND), 3:175-176.

[21]See for details: Lucky T Smith,*York Plays: The Plays Performed on the Day of Corpus Christi in the 14th, 15th, & 16th Centuries* (Oxford: Clarendon press,1885)

آپ ﷺ پر وحی کی توجیہ کے لیے عجیب وغریب اور شرمناک افسانے گھڑے گئے۔ایک افسانہ یہ ہے کہ آپ نے ایک کبوتر کو سدھار رکھا تھا جو آپ کے کندھے پر بیٹھا آپ کے کان سے دانے چگا کرتا تھا۔اس سے آپ کو یہ خیال گزرتا کہ فرشتہ آپ سے باتیں کر رہا ہے اور آپ دوسروں کو بھی یہی تاثر دیتے کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔[22] ایک اور افسانہ میں بیان ہوا ہے کہ آپ نے ایک اونٹ کو سدھار رکھا تھا۔اس اونٹ کی گردن سے ایک کتاب باندھی گئی اور اسے ایک قریبی جنگل میں بھیج دیا گیا۔جب لوگ ایک عظیم معجزے کی امید پر جمع ہوئے تو نو کرنے ہدایات کے مطابق اس اونٹ کو چھوڑ دیا۔اونٹ سیدھا پیغمبر کے پاس آیا اور دوزانو ہو گیا۔پیغمبر نے اونٹ کی گردن سے کتاب کھولی اور اس میں سے ایک پیراگراف پڑھا اور پھر کہا: "یہ اونٹ ہمارے لیے قانونِ شریعت لایا ہے، جس پر ہمیں عمل کرنا ہے۔"[23]

پوپ بننے میں ناکامی پر نبوت کے دعوے کا افسانہ

قرونِ وسطیٰ میں اہل مغرب نے آں جناب ﷺ کو (نعوذ باللہ) ایک ایسا عیسائی قرار دیا جس نے مسیحیت کے اندر حصولِ عظمت یا پوپ بننے میں ناکامی کے بعد اقتدار وحکومت اور جاہ وحشمت کی خاطر مسیح کی تعلیمات کو مسخ کر کے ایک نیا مذہب ایجاد کیا۔ایک کہانی میں ہے کہ وہ یروشلم کا بڑا بشپ بننا چاہتا تھا جس کی بنا پر شہنشاہ نے اس کو جلاوطن کر دیا۔وہ لیبیا چلا گیا اور وہاں کے چیف کے گھر قیام کیا اور اسے قتل کر ڈالا تاکہ اس کی جگہ لے لے۔بادشاہ مر رہا تھا اور وہ اعلان کر رہا تھا کہ جو شخص ایک خاص سفید بیل کو رام کر لے گا وہ بادشاہ بن جائے گا،اور خود اس نے خفیہ طور پر اس بیل کو رام کر رکھا تھا۔یوں وہ بادشاہ بن گیا۔وہ تو خدا بننے کا خواہش مند تھا لیکن خدا نے اسے مرگی میں مبتلا کر دیا۔وہ خوفناک موت مرا،اسے سؤروں نے کھایا اور اس کا تابوت ہوا میں معلق ہو گیا۔[24] ایک اور کہانی میں قرار دیا گیا کہ کلیسا نے ایک سرجیئس نام راہب کو بدعتی قرار دے کر عیسائیت سے نکال دیا۔یہ عرب چلا گیا،جہاں اس کی ملاقات محمد (ﷺ) سے ہوئی،اس نے محمد (ﷺ) کو مسخ شدہ عیسائیت کی تبلیغ کی۔محمد (ﷺ) کے پیروکار اس مسخ شدہ عیسائیت کو لے کر اٹھے

[22] Thomas Carlyle, *Heroes and Hero Worship* (Philadelphia: Henry Altemus, ND), 61.

[23] Henry Stubbe, *An account of the Rise and Progress of Mahometanism with the life of Mahomet,*ed; Hafiz Mahmud Khan Shairani(London: Luzac& co,1911),228.cf. Andrew Boorde, The fyrst (first)book of knowledge, ed; F. J. Furnivall(London: N. Trubner& co, MDCCLXX)

[24]Stubbe, *Rise and Progress of Mahometanism,* 219.

اور اسے تلوار کے زور پر دنیا کے بہت سے خطوں میں پھیلا دیا۔ لیکن محمد (ﷺ) کا اپنا انجام یہ ہوا کہ اس کو (نعوذ باللہ) شیطانی وحی کے ایک دورے کے دوران خنزیروں نے پھاڑ کر ہلاک کر دیا۔[25]

خلاصۂ بحث

چند استثنائی مثالوں کو چھوڑ کر رومیوں کا اسلام اور پیغمبرِ اسلام سے متعلق رویہ ابتدا ہی سے جارحانہ و مخالفانہ نظر آتا ہے، اور یورپ کی بنیادوں میں رومی فکر و تہذیب کا حصہ محتاجِ بیان نہیں۔ چنانچہ مغرب کو گویا وراثت ہی میں پیغمبرِ اسلام کی دشمنی و مخالفت ملی۔ مغربی رومی سلطنت کے زوال کے ساتھ شروع ہونے والا مغربی دور، جسے قرونِ وسطیٰ کہا جاتا ہے، اور جو پانچویں سے چودھویں یا پندرھویں صدی تک کا زمانہ ہے، حضرت محمد ﷺ کے حوالے سے مخالفت اور دشمنی سے مملو ہے۔ مسلم اہلِ تحقیق کے ساتھ ساتھ بہت سے غیر مسلم مغربی محققین کی تحقیقات سے بھی واضح ہے کہ اس دور میں آں جناب ﷺ سے متعلق مغربی نظریات تعصب و مخالفت مبنی تھے۔ ہر وہ برائی جس کا کوئی آدمی تصور کر سکتا ہے، آپ ﷺ کی ذاتِ والا صفات سے منسوب کر دی جاتی تھی۔ واٹ کے الفاظ دینا کے عظیم انسانوں میں سے کسی کی اتنی مسخ شدہ تصویر پیش نہیں کی گئی، جتنی محمد (ﷺ) کی کی گئی:

> Of all the world's great men none has been so much maligned as Muhammad.[26]

---

[25] Karen Armstrong, *Muhammad: A Biography of the Prophet* (London: Clays, 2003),27.

[26] Watt, *Muhammad: Prophet and Statesman*, 231.